AL-ʻULŪM ISSN: 2709-3484 (Print) | 2709-3492 (Online)
https://alulum.net/ojs/index.php/aujis/about
(January-June 2023), 4:1(169-185)

جمادات، نباتات اور حیوانات کا محبت و عظمت رسول ﷺ کا ادراک: کتاب الشفا کا اختصاصی مطالعہ

خولہ ربانی، لیکچرار اسلامیات، یونی ورسٹی آف چکوال

Apprehension of Minerals, Plants and Animals to the Love and Greatness of the Prophet(peace be upon him): A Case Study of *Kitāb ʻl-Shifā*

Khula Rabbni, Lecturer, Islamic Studies University of Chakwal

Keywords:
Sīrah Study, Prophet, love, universalism, Kitāb ʻl Shifā

Abstract: The love of the Prophet (peace be on him) is the foundation of dīn and one of its duties. A man cannot be a perfect believer until the personality of the Prophet (peace be on him) becomes dearer to him than his beloved parents, his wife, children and even his own life. It is not a negation, but it is a demand that love for Allah and the Messenger and the religion of Allah should be more than the love of all these things. There is a strict promise that Allah's punishment can also come by saying at the end of the verse, "Allah does not guide the transgressors." He pointed out that such people who do not love Allah and His Messenger the most are suffering from transgression and sin, deviated from the right path and are deprived of divine guidance. It is the law of nature that when a servant remembers his Lord, Allah Ta'ala mentions His love and greatness on the tongues of people. So then, the mercy of the worlds and Khatam-ul-Nabien, the Holy Prophet ﷺ, who are loved by Allah himself, how is it possible that the earth, the sky and the whole world do not love them. Everyone loves the Prophet ﷺ, whether they are Muslims or non-Muslims, whether they are human beings, plants or animals, all Prophets love the Prophet ﷺ. And why is it not love that the Prophet ﷺ was sent to jinns, creatures, plants, animals and all creatures.

Khaula Rabbani (2023). Apprehension of Minerals, Plants and Animals to the Love and Greatness of the Prophet Al-ʻUlūm Journal of Islamic Studies,4(1)

[1]Corresponding author Email: khaularabbani1@gmail.com

امت پر رسول اللہ ﷺ کے حقوق میں سے ایک اہم حق آپ سے محبت کرنا ہے اور ایسی محبت مطلوب ہے جو مال و دولت سے، آل اولاد بلکہ خود اپنی جان سے بھی بڑھ کر ہو۔ یہ کمال ایمان کی لازمی شرط ہے۔ آدمی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے نزدیک رسول کریم ﷺ کی ذات گرامی ماں باپ سے، بیوی بچوں سے اور خود اپنی جان سے بھی بڑھ کر محبوب نہ بن جائے۔ یہ حبِ نبویؐ دین کی بنیاد اور اس کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ ہے۔ والدین، بیوی بچے، مال و دولت اور خاندان و قبیلہ وغیرہ ان سب کی محبت فطری ہے اور اللہ کی طرف سے انسانی فطرت میں ودیعت ہے۔ اس کی نفی نہیں بلکہ اس بات کا مطالبہ ہے کہ ان سب چیزوں کی محبت سے زیادہ اللہ و رسول سے اور اللہ کے دین سے محبت ہونی چاہئے اور یہ ایسی لازمی و ضروری چیز ہے کہ اس کے نہ ہونے کی صورت میں سخت وعید ہے کہ اللہ کا عذاب بھی آ سکتا ہے نیز آیت کے اخیر میں یہ کہہ کر کہ "اللہ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔" اس طرف اشارہ فرمادیا کہ ایسے لوگ جو اللہ و رسول کو سب سے زیادہ محبوب نہیں رکھتے وہ فسق و گناہ میں مبتلا، راہِ حق سے ہٹے ہوئے اور ہدایتِ الٰہی سے محروم ہیں۔ یہ قانون قدرت ہے کہ بندہ جب اپنے رب کو یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی محبت اور عظمت کا ذکر لوگوں کی زبانوں پر جاری فرمادیا کرتے ہیں۔ تو پھر رحمت العالمین اور خاتم النبیین حضور ﷺ کہ جن سے اللہ تعالیٰ خود محبت فرماتے ہیں کیسے ممکن ہے کہ زمین و آسمان اور تمام جہان ان سے محبت نہ کریں۔ نبی کریم ﷺ سے ہر فرد چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلمان، وہ جمادات ہوں، نباتات ہوں یا حیوانات ہوں تمام حضور نبی کریم ﷺ سے محبت کرتے ہیں۔ اور یہ محبت کیوں نہ ہو کہ نبی کریم ﷺ کو جن و انس، جمادات و نباتات، حیوانات اور تمام مخلوقات کی طرف مبعوث کیا گیا۔

محبت و اطاعت کا حسین امتزاج ہی ہے جو انسان کے ایمان کو جذبہ انتہاء پر پہنچاتا ہے کہ عقل بھی محو تماشائے لب بام رہ جاتی ہے جیسا کہ علامہ اقبال نے ارشاد فرمایا ہے:

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی[1]

اللہ تبارک و تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

1- علامہ ڈاکٹر محمد اقبال، **بانگ درا** (لاہور: الفیصل ناشران، حصہ سوم، س ن)، 311۔

﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾[2]

(جس نے رسول کی اطاعت کی بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی)

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبؐ کے ذکر کو اس قدر عزت وعظمت، شرافت ومنزلت بخشی کہ قیامت تک کوئی خطیب یا کلمہ شہادت کہنے والا یا نماز پڑھنے والا ایسا نہیں جو" أشهد أن لاإله إلاالله و أشهد أن محمدا رسول الله" نہ کہے۔[3]

اللہ رب العزت نے جہاں اپنا ذکر بلند فرمایا وہیں حضور کریمؐ کے ذکر کو بھی بلند فرمایا۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ جبرائیل نے آکر فرمایا:

"أَتَانِي جِبْرِيْلُ، فَقَالَ: إِنَّ رَبِّي وَرَبَّكَ يَقُوْلُ لَكَ: كَيْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ؟ قَالَ: اَللّٰهُ أَعْلَمُ- قَالَ: إِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِي-"[4]

(بے شک میرا اور آپ ﷺ کا رب فرماتا ہے کہ اے محبوب جانتے ہو کس طرح آپ ﷺ کے ذکر کو بلند کیا؟ تو حضور فرماتے ہیں اللہ ہی خوب جانتا ہے جبرائیل نے عرض کیا جب میں یاد کیا جاتا ہوں تو میرے ساتھ آپ بھی یاد کیے جاتے ہیں)

محبت وعظمت رسول ﷺ کے ادراک یا معرفت کا تقاضا ہے کہ محبوب محب کو دنیا جہاں کی تمام چیزوں سے زیادہ عزیز ہو جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

"لا يؤمنُ أحدُكم حتى أكونَ أحبَّ إليه من والدِه، وولدِه، والناسِ أجمعينَ"

2- القرآن، 80:4۔

3- ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد، **صحیح ابن حبان**(270-354ھ)، المسند الصّحيح على التّقاسيم والأنواع، النوع الثامن والستون، ذكر الإخبار عن إباحة تعداد النعم للمنعم على المنعم عليه في الدنيا (بیروت: دار ابن حزم-الطبعۃ: الأولى، 1433ھ-/2012م)، 468:5، رقم: 4759۔

4- نفس مصدر، 62:5۔

(تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے بچوں، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔)[5]

یہ قانون قدرت ہے کہ بندہ جب اپنے رب کو یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی محبت اور عظمت کا ذکر لوگوں کی زبانوں پر جاری فرمادیا کرتے ہیں۔ تو پھر رحمت العالمین اور خاتم النبین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہ جن سے اللہ تعالیٰ خود محبت فرماتے ہیں کیسے ممکن ہے کہ زمین و آسمان اور تمام جہان ان سے محبت نہ کریں۔ ہم اکثر یہ دیکھتے ہیں کہ ہم انسانوں کی شاید یہ فطرت ہے ہم جسے اپنامانتے ہیں یا پسند کرتے ہیں تو ہماری یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس سامنے والے کو بس ہم ہی اپنامانیں لیکن قربان ہو جاؤں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی عزت و عظمت اور رفعتوں پر کہ دنیا جہاں میں سے ہر فرد چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلمان، وہ جمادات ہوں، نباتات ہوں یا حیوانات ہوں ہر ایک کو یہ لگتا ہے کہ بس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی کے ہیں۔ اور یہ محبت کیوں نہ ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جن وانس، جمادات و نباتات، حیوانات اور تمام مخلوقات کی طرف مبعوث کیا گیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ ۔ [6]

(مجھے تمام مخلوقات کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور مجھ پر تمام انبیاء علیہ السلام کی نبوت اختتام پذیر ہوتی ہے۔)

مرقات المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح کے مولف "وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً" کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"ای الی الموجودات باسرھا عامۃ من الجن والانس والملک والحیونات والجمادات"[7]

5- ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری (۲۶۱ھ)، الجامع الصحیح، کتاب الإیمان، باب الدلیل علی أن من خصال الإیمان أن یحب لأخیه المسلم ما یحب لنفسه من الخیر (قاہرۃ: مطبعۃ عیسی البابی الحلبی وشرکاہ وغیرھا، ثم صورته، بیروت: دار إحیاء التراث العربی، الطبعۃ: الأولی، 1433ه-)، 1374ھ/ 1955م)، 1:44۔

6- القشیری، الجامع الصحیح، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب ابتناء مسجد النبی صلی الله علیه وسلم، رقم: 520۔

7- علي بن (سلطان) محمد، ابو الحسن نور الدین الملا الهروي القاري (م: ۱۰۱۴ھ-)، مرقات المفاتیح شرح مشكاة المصابيح، کتاب الفضائل، باب فضائل سید المرسلین صلوات الله وسلامه علیه (بیروت-لبنان، دار الفکر، الطبعۃ: الأولی، 1422ھ/ 2002م)، 9:3676۔

اللہ تعالی نے اس کائنات میں جتنی بھی مخلوقات پیدا کی ہیں وہ سب محبت وعظمت رسول ﷺ کا ادراک رکھتی ہیں۔ اور آپ ﷺ کی نبوت ورسالت کی گواہی دیتی ہیں۔ خود نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إنه ليس شيء بين السماء والأرض إلا يعلم أني رسول الله" [8]

(زمین وآسمان کے درمیان جو چیز بھی ہے اسے معلوم ہے کہ بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔)

یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ جس طرح مٹی سے بنے ہوئے انسان اللہ تعالی کے فضل اور اپنے قوت ایمان کی بدولت محبت وعظمت رسول اپنے دلوں میں محسوس کرتے ہیں اسی طرح جمادات و نباتات اور حیوانات بھی محبت عظمت رسول ﷺ کا ادراک اپنی اپنی بساط میں محسوس کرتے اور بیان کرتے ہیں جیسا کہ وہ حدیث جو ابتدائے امر میں راہب کے ساتھ ہے کہ حجر و شجر نبی کریم ﷺ کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے تھے۔

کہ جب آپ ﷺ اپنے چچا کے ساتھ بغرض تجارت شام کی طرف تشریف لے گئے تو ایک راہب تھا جو کسی کے لئے نہیں نکلتا تھا اب وہ نکلا اور ان کے درمیان آگیا حتی کی اس نے رسول کریم ﷺ کا دست مبارک پکڑ کر کہا: "آپ سید العالمین ہیں اللہ آپ ﷺ کو رحمت اللعالمین مبعوث فرمائے گا اس وقت قریش کے سرداروں نے کہا تمہیں کیسے معلوم؟

اس نے کہا کہ کوئی درخت اور پتھر ایسا نہیں جو آپ ﷺ کو سجدہ نہ کرتا ہو حالانکہ وہ نبی کے سواء کسی کو سجدہ کرتے ہی نہیں اور سارا واقعہ بیان کیا۔۔" پھر جب آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو وہ بادل کا سایہ آپ ﷺ پر جھک گیا"۔ [9]

8- علاء الدين علي بن حسام الدين ابن قاضي خان، متقي، ہندي(ت ۹۷۵ھ) **كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، كتاب الفضائل من قسم الأفعال، الباب الأول في فضائل نبينا محمد صلى الله عليه وسلم وأسمائه وصفاته البشرية** (مصر: مؤسسة الرسالة، الطبعة الخامسة، 1401ھ/ 1981م)، 11:417، رقم: 31958۔

9- محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك الترمذي(ت 279ھ)، ***سنن الترمذي***، **كتاب أبواب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في بدء نبوّة النبيّ ﷺ** (مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، الطبعة: الثانية، 1395ھ/ 1975ء)، 5:590، رقم: 3620۔

اسی طرح احد پہاڑ کا محبت و عظمت رسول ﷺ میں حرکت کرنا اور اپنی جگہ سے ہلنا کہ اس پر اتنی عزیم المرتبت اور عالی قدر شخصیات موجود تھیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے کہ ساتھ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ تھے۔ اتنے میں پہاڑ نے حرکت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ۔ [10]

(ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سواء کوئی نہیں ہے۔)

اور اسی طرح محبت و عظمت رسول ﷺ کے باعث پہاڑ اور پتھر آپ کو سلام کیا کرتے اور آپ سے محبت کیا کرے تھے جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ" [11]

(میں اس پتھر کو آج بھی جانتا ہوں جو بعثت سے قبل مجھے سلام کیا کرتا تھا۔)

ایک طویل حدیث میں آتا ہے جب آپ کے سامنے احد کا پہاڑ آیا تو آپ نے فرمایا:

هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ [12]

(یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔)

"انزل عني فإني أخاف أن تؤخذ علي فيعاقبني الله بذلك فقال له جبل حراء: إلي يارسول الله"[13]

10- ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاري الجعفي، الصحیح، کتاب فضائل الصحابة، باب قول النبي ﷺ: لو كنت متخذا خليلا (دمشق: دار ابن کثیر، الطبعة: الخامسة، 1414ھ-1993م)، 3:1344۔

11- مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الفَضَائِلِ، بَابُ فَضْلِ نَسَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَسْلِيمِ الْحَجَرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ، 4:1782، رقم:2277۔

12- مسلم، نفس مصدر، کتَابُ الْحَجِّ، بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ، وَدُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ، وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا، وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا، وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا، رقم:1365

13- ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی المتوفی 516ھ، معالم التنزیل (ریاض: دار الطیبہ للنشر والتوزیع، س ن)، 1:111.

(یارسول اللہ مجھ پر سے اتر جائیے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں آپ ﷺ کو میری پشت پر یہ لوگ قتل نہ کر دیں پھر اللہ مجھے عذاب دے اس وقت کوہ حرا نے کہا یارسول اللہ ﷺ میری طرف تشریف لائیے۔)

محبت وعظمت رسول ﷺ کا ادراک یمن وہ چھوٹی چھوٹی کنکریاں بھی رکھتی تھیں کہ جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے دست اقدس میں لب کشائی کی تھی۔ حضرت ابوذرؓ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں نبی کریم ﷺ ان کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ان کے بعد یکے بعد دیگرے حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان بھی حاضر خدمت ہوئے آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ میں سات یا نو یا اس کے قریب سنگریزے لیے۔ ان سنگریزوں نے آپ ﷺ کے مبارک ہاتھ میں تسبیح پڑھی اور ان (سنگریزوں) سے شہد کی مکھی کی مانند آواز سنی گئی۔ اور اسی طرح حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں بھی ان سنگریزوں نے تسبیح جاری رکھی۔[14]

جمادات و نباتات کی طرح حیوانات بھی محبت و عظمت رسول ﷺ کی معرفت رکھتے تھے۔ اور گاہے بگاہے اس کا اظہار بھی کرتے تھے۔ امام سیوطی الخصائص الکبریٰ میں لکھتے ہیں:

(نبی کریم ﷺ ایک صحرا میں تشریف فرما تھے ایک ہرنی نے آپ ﷺ کو ندا دی یارسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا کیا بات ہے؟ اس نے کہا: اس اعرابی نے مجھ کو شکار کر لیا حالانکہ میرے اس پہاڑ پر دو بچے ہیں تو آپ ﷺ مجھے آزاد کرا دیجئے تاکہ جا کر ان کو دودھ پلا آؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو ایسا کرے گی؟ ہرنی نے کہا: ہاں تو آپ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا تو وہ گئی اور واپس آ گئی۔ آپ ﷺ نے اسے باندھ دیا اتنے میں اعرابی جاگ گیا اور کہا یارسول اللہ ﷺ آپ کو اس کی ضرورت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس ہرنی کو چھوڑ دو! تو وہ دوڑتی ہوئی جنگل میں چلی جا رہی تھی اور کہتی جا رہی تھی: **لا إله إلا الله محمّد رسول الله**-")[15]

رقم:612۔

14- احمد بن حسین بن علي الخراساني، بیہقی(ت458ھ)، **دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة، باب ماجاء في تسبيح الحصيات في كف النبي ﷺ، ثم في كفّ بعض أصحابه**(بیروت: دار الکتب العلمیة، الطبعة، الأولی–1408ھ/1988ء)، 6:64۔

15- عبد الرحمن بن ابی بکر، جلال الدین سیوطي(ت:911ھ)، ***الخصائص الکبریٰ***، **ذكر معجزاته في ضروب** الحيوانات (بیروت: دار الکتب العلمیة، س،ن)، 2:102۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ہرنی کو بارگاہ اقدس میں محبت و عظمت رسول کا یہ ادراک ہو گیا تھا کہ وہ دامن امن میں آئی ہو۔ اور اسی طرح ایک گوہ نے بارگاہ اقدس میں حضور نبی کریم ﷺ کی محبت و عظمت کا اظہار بڑے فصیح و بلیغ انداز میں کیا تھا وہ ایسا والہانہ اور واضح انداز میں کیا تھا

"حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ کی مجلس میں تشریف فرما تھے اچانک ایک اعرابی گوہ کا شکار کر کے لے آیا۔ اس نے پوچھا آپ کون ہیں؟ صحابہ نے کہا: اللہ کے نبی ہیں تو اس نے کہا قسم ہے لات و عزیٰ کی میں آپ ﷺ پر ایمان نہیں لاؤں گا مگر یہ گوہ ایمان لے آئے اور اس گوہ کو آپ ﷺ کے سامنے پھینک دیا تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے گوہ! پس اس نے واضح عربی زبان میں جواب دیا:

"لبیک وسعدیک یازین من وافی القیامة"

(حاضر ہوں، موجود ہوں، اے زینت ان لوگوں کی جو قیامت تک آنے والے ہیں۔)

آپ ﷺ نے فرمایا: اے گوہ تو کس کو پوجتی ہے کس کی عبادت کرتی ہے؟ گوہ نے عرض کیا:

"اس ذات کو جس کا عرش آسمان میں ہے اور جس کی سلطنت زمین میں ہے اور جس کا راستہ سمندر میں ہے اور جس کی رحمت جنت میں ہے اور جس کا عذاب دوزخ میں ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا اے گوہ یہ بتاؤ میں کون ہوں؟ گوہ نے عرض کیا:

"آپ رب العالمین کے رسول ہیں اور خاتم النبین ﷺ ہیں پس تحقیق وہ کامیاب ہو جس نے آپ ﷺ کی تصدیق کی اور وہ نامراد ہوا جس نے آپ ﷺ کی تکذیب کی"

" وَاللهِ لَقَدْ أَتَيْتُكَ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْكَ وَوَاللهِ لَأَنْتَ السَّاعَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَمِنْ وَالِدِي "[16]

(اعرابی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ سے پہلے آپ ﷺ سے بڑھ کر اس روئے زمین پر میرا دشمن کوئی نہیں تھا لیکن آج آپ ﷺ میرے والدین اور میری ذات سے بھی بڑھ کر محبوب ہیں۔)

16- ابوالحسن نور الدین علی بن ابی بکر بن سلیمان ہیثمی (ت:807ھ)، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، باب شهادة الضب بنبوته ﷺ (قاہرہ: مکتبة القدسی، 1414ھ/ 1994م)، 8:293، رقم:14084۔

جمادات، نباتات اور حیوانات محبت وعظمت رسول میں یہ جانتے ہیں کہ انہوں نے اپنی شکایات یا غم کی داستان کہاں جاکر سنانی ہے اور جیسا کہ ایک چڑیا صحابہ کرامؓ کے جھرمٹ میں یہ ادراک رکھتی تھی کہ اس نے اپنی بات کہاں جاکر سنائی ہے۔ جس کا واقعہ حضرت ابن مسعود نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

" كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا، فَجَاءَتِ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا؟ رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا "-[17]

(ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ہم نے اس کے بچے پکڑ لیے تو چڑیا آپ ﷺ کی خدمت میں بار بار آتی اور کچھ بولتی حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کس نے اس کے بچوں کو پکڑ کر اسے دکھ پہنچایا ہے ہم نے عرض کی ہم نے پکڑے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: کہ انہیں ان کے گھونسلے میں رکھ دو تو ہم نے انہیں اس کی جگہ پر رکھ دیا۔)

نبی کریم ﷺ کی محبت وعظمت کا ادراک صرف پرندے ہی نہیں بلکہ جانور بھی رکھتے تھے اور اپنی زبان حال سے اس کا اظہار اور شکایت بھی کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت یعلی بن مرہ ثقفی سے روایت ہے:

(آپ ﷺ نے ایک اونٹ کو دیکھا جس پر سختی کی جارہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا مالک کہاں ہے؟ جب وہ آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس اونٹ کو بیچ دو اس نے عرض کہ نہیں یا رسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ کو ہبہ کروں گا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں تم اس کو بیچ دو اس نے عرض کیا نہیں بلکہ میں آپ کو ہبہ کروں گا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو نے وہ سنا جو اس نے اپنا معاملہ ذکر کیا ہے؟ یہ اپنے کثرت

17- أبو داود سليمان بن الأشعث السِّجِسْتاني (المتوفى: 275هـ)، سنن أبي داود، المحقق: شعَيب الأرنؤوط- محَمَّد كامِل قره بللي (بيروت: دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1430ھ /2009)، 309:4، رقم: 2675۔

عمل اور چارے کی کمی کی شکایات کر رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس وقت ان کے گھر میں اس کے علاوہ کوئی روزی کا ذریعہ نہیں تھا۔)[18]

محب محبوب کی جدائی اور اس کے ہجر میں بے چینی و بے قراری محسوس کرتا ہے جیسا کہ حضرت عمر فاروقؓ نے جب اپنے محبوب ﷺ کی اس دار فانی سے وصال کی خبر سنی تو وہ نبی کریم ﷺ کی محبت و الفت میں بے چین و بے قرار ہو گئے تھے۔ محبت میں بے چینی و بے قراری ایک فطری عمل ہے۔ محبت رسول میں یہ بے چینی و بے قراری نباتات و حیوانات بھی محسوس کرتے تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

(ہمارے پاس ایک بکری تھی جس وقت رسول اللہ ﷺ گھر تشریف فرما ہوتے تو وہ کھیلتی کودتی اور شور مچاتی اور جب آپ ﷺ باہر تشریف لے جاتے تو وہ آتی اور جاتی (یعنی حضور کے فراق میں بے چین و بے قرار رہتی۔)[19]

اسی طرح کھجور کا تنا جب آپ ﷺ کی قربت سے محروم ہوا تو بے چین و بے قرار ہو کر رونے لگ پڑا۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں:

(نبی کریم ﷺ ایک تنے سے پشت مبارک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے پھر جب منبر بنایا گیا اور آپ ﷺ اس پر رونق افروز ہوئے تو اس تنے سے درد بھری رونے کی آواز آنا شروع ہو گئی یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اپنا دست مبارک اس پر رکھا تو اسے گویا سکون مل گیا۔)[20]

محبت رسول ﷺ کے ادراک کا یہ عالم تھا کہ حیوانات آپ ﷺ کے ہاتھوں ذبح ہونے کے لیئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔

(حضرت عبد اللہ بن قرطؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی کے ہاں سب سے عظمت والے ایام یوم نحر (دس ذوالحجہ) پھر یوم القر (یعنی اگارا رندہے) پھر فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ

18- احمد بن حنبل (241ھ)، مسند الإمام أحمد بن حنبل، حديث يعلى بن مرة الثقفي عن النبي ﷺ (مصر: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421ھ/ 2001ء)، 106:29، رقم: 17565

19- ہیثمی، نفس مصدر، 3:9، رقم: 14152۔

20- بخاری، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، 154:4۔

کے پاس پانچ یا چھ اونٹ (قربانی) کے لیے لائے گئے پس ہر اونٹ دوسرے سے آپ ﷺ کے قریب تر ہوتا جاتا تاکہ آپ ﷺ اس سے قربانی کی ابتداء فرمائیں۔)[21]

جمادات و نباتات اور حیوانات کی محبت رسول ﷺ کی انتہاء یہ تھی کہ وہ آپ ﷺ سے منسوب جانوروں اور غلاموں سے بھی محبت و تعظیم سے پیش آتے تھے۔

اسی طرح شیر جو کہ درندوں میں شمار ہوتا ہے وہ بھی عظمت رسول ﷺ کی بناء پر آپ ﷺ کے صحابی حضرت سفینہؓ کے سامنے حضور اکرم ﷺ کی محبت و تعظیم میں سر جھکا دیتا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

(میں سمندر میں کشتی پر سوار ہوا وہ ٹوٹ گئی تو میں اس کے ایک تختے پر سوار ہو گیا اور اس نے مجھے اس جنگل کے کنارے پر ڈال دیا جس میں شیر تھا، مجھے اس سے ڈر نہیں لگا۔ میں نے اس سے کہا میں رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں تو اس نے اپنا سر جھکا لیا اور کندھوں سے اشارہ کیا یہاں تک اس نے مجھے راستہ پر لا کھڑا کیا۔)[22]

جمادات و نباتات اور حیوانات کے اس شعور کو سلام، ان کی محبت و عظمت رسول ﷺ کے اس ادارک کو سلام۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سب محبت و عظمت رسول ﷺ کی معرفت کو اپنے دلوں میں جاگزیں کریں۔ اپنے گھر والوں کی سیرت مصطفیٰ اور محبت مصطفیٰ میں تربیت کریں جیسا کہ قاضی عیاض مالکی نے اپنی کتاب الشفاء میں حضرت حسن بصری کا ایمان افروز عمل بیان کیا ہے۔

قاضی عیاض مالکیؒ لکھتے ہیں:

21- ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری،المستدرک علی الصحیحین فی الحدیث (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ: الأولی، 1411/ 1990ء، 4:246، رقم: 7522 - إسناده صحيح. عيسى: هو ابن يونس السبيعي، ومسدد: هو ابن مسرهد الأسدي، وثور: هو ابن يزيد الرَّحَبي، وراشد بن سعد: هو المَقْرائي. وأخرجه النسائي في "الكبرى" (4083) من طريق يحيى بن سعيد القطان، عن ثور، بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (19075)، و"صحيح ابن حبان" (2811).

22- نفس مصدر۔

فَكَانَ الحَسَنُ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا بَكَى وَقَالَ يَا عِبَادَ اللّٰہ الْخُشْبَةُ تَحِنُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰہ صَلَّى اللّٰہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَوْقًا إِلَيْهِ لِمَكَانِهِ فَأَنْتُمْ أَحَقُّ أَنْ تَشْتَاقُوا إِلَى لِقَائِهِ۔[23]

(حضرت حسن بصری جب اس حدیث (جس میں کھجور کے درخت کی محبت و عظمت رسول ﷺ کے ادراک کی مثال بیان کی جاتی ہے) کو بیان کرتے تو رو پڑتے اور فرماتے: اے اللہ کے بندو لکڑی تو رسول ﷺ کے اسی اشتیاق میں جو رسول ﷺ کے قرب میں حاصل تھا اس کا آرزومند ہوا اور اب تم اس سے زیادہ حق رکھتے ہو کہ آپ ﷺ کی ملاقات کا شوق پیدا کرو۔)

محبت و عظمت رسول ﷺ کے ادراک میں جتنی بھی درج بالا احادیث کے ذریعہ مثالیں دیں ہیں ہمیں انہیں سمجھنا چاہیے اور نبی کریم ﷺ کی سچی محبت کو اپنے دل میں بسانا چاہیے ایسی محبت کہ جس میں نمائش نہ ہو دکھاوا نہ ہو کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ فرمائیں کہ توں جھوٹ بول رہا ہے تو نے محبت مصطفی ﷺ کا قول صرف اس لیے کیا تا کہ تجھے دنیا میں پذیرائی ملے۔

محبت رسول ﷺ کے عملی اظہار کے لیے ضروری ہے کہ سیرت مصطفی ﷺ پر عمل کیا جائے کیونکہ عمل کے بغیر محض علم سے سچی ہدایت نصیب نہیں ہوتی۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ عمل کے بغیر دل خلوص سے خالی اور نگاہ مشاہدہ سے عاری رہتی ہے۔

حضرت علی ہجویری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(جب حضرت داود طائی نے علم حاصل کر لیا اور ان کو پیشوائی کا مقام مل گیا تو وہ امام ابو حنیفہ کے پاس آئے اور پوچھا کہ اب کیا کروں فرمایا: عمل کی ضرورت ہے کیونکہ علم بلا عمل ایسے جسم کی مانند ہے جس میں روح نہ ہو جو شخص صرف علم پر اکتفا کرتا ہے اور عمل سے عاری رہتا ہے اس کا دل خلوص سے خالی اور نگاہ مشاہدہ سے عاری رہتی ہے۔)[24]

محبت و دوستی کا انسانی زندگی پر گہرا اثر ہوتا ہے محبت و عظمت رسول ﷺ کے ادراک کے لیے ہمیں اپنی صحبت اچھی رکھنی چاہیے اور اگر اچھی صحبت میسر نہ ہو تو گوشہ نشینی زیادہ بہتر ہے۔

23- ابو الفضل القاضي عياض بن موسى اليحصبي (المتوفى:544ھ)، **الشفا بتعريف حقوق المصطفى** (بيروت: دار الفكر الطباعة والنشر والتوزيع، عام النشر:1409ھ-1988ء)، 1:305۔

24- سید علی بن عثمان، ہجویری، **کشف المحجوب**، ترجمہ: علامہ فضل الدین گوھر (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، 1992ء)، 157۔

نتائج وسفارشات

اس تجزیاتی اور تحقیقی مطالعہ کے دوران جو نتائج سامنے آئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

1۔اول یہ کہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسا ضروری امر ہے جس کے پابند صرف انسان ہی نہیں بلکہ جن وانس، چرند وپرند، نباتات وجماوات غرض زمین و آسمان کی ہر شے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں وارفتہ و دیوانی ہے۔

2۔ دوم یہ کہ جمادات و نباتات اور حیوانات کے اس شعور کو سلام ہے ان کی محبت و عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ادارک کو سلام ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی ان کی قربت اور ان کی عظمت کو اس والہانہ اور جاںنثارانہ انداز میں محسوس کرتے اور اپنی بساط میں اسے بیان کرتے ہیں۔

3۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم جمادات ونباتات اور حیوانات کے محبت وعظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ادراک کو اپنے دلوں میں جاگزیں کریں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو عملا اپنی زندگیوں میں اختیار کریں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر عمل ہی ان سے محبت کا اولین طریقہ ہے۔

4۔ اس سلسلہ میں سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا آغاز نرسری سے ہونا چاہیے تاکہ طلبہ وطالبات کی ذہن سازی کی بنیاد محبت رسول اور سیرت طیبہ کے اصولوں پر ہو اور ان کے عملی زندگی میں قدم رکھتے ہی سیرت کوئی مشکل اور نئی چیز نہ ہو بلکہ اس پر عمل کرنا ان کے لیے مرغوب و مستحسن ہو۔

5۔ اس طرح کی کانفرنسز اور سیمنیارز ہر تعلیمی ادارے اور ہر سطح پر منعقد کروائے جائیں تاکہ طلبہ وطالبات سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت واہمیت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت کو محسوس کر سکیں۔

6۔ اس سلسلے میں والدین، اساتذہ اور مربین کو اپنے دلوں میں محبت و عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تڑپ پیدا کرنی ہوگی جو کھجور کے اس تنے کو تھی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے دور ہوئے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کے لیے تڑپنے لگا۔

7۔ والدین اور اساتذہ کو خود کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور سنتوں کا پیروکار بن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کو طلبہ وطالبات کو اس طرح باور کرانا ہو گا جس طرح اصحاب رسول اور آپ سے متعلق تمام تر حیوانات ،جمادات، اور نباتات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں بے چینی اور بے قراری محسوس کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس ہوتے تو پرسکون رہتے اور جب دور ہو جاتے تو بے قرار ہو جاتے۔

8۔ شیر کی طرح آپؐ کی عظمت کو سمجھنا اور سمجھانا ہو گا کہ جیسا سلوک اس نے آپ ﷺ کے غلام کے ساتھ کیا کہ باوجود ایک جنگلی جانور ہونے کے اس نے آپ ﷺ کے غلام کی عزت کی اور انھیں نقصان نہیں پہنچایا۔

9۔ ان اونٹوں کی طرح محبت و عظمت رسول ﷺ کی دیوانگی میں اپنی ذات پر جناب رسالت مآب ﷺ کی ذات کو ترجیح دینا ہو گی جس طرح وہ آپ ﷺ کے ہاتھوں قربان ہونے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لینے کی کوشش کر رہے تھے۔

10-پتھروں اور پہاڑوں کی محبت و عظمت رسول ﷺ کی چاشنی کو سمجھنا ہو گا کہ جو مکہ کی سخت پتھریلی زمین، جہالت کے پر فتن اور گھٹاٹوپ اندھیروں میں بھی محبت عظمت رسول ﷺ کا ادراک رکھتے تھے۔

12۔ محبت و عظمت رسول ﷺ کے شعور کو سمجھنے کے لیے قاضی عیاض مالکی نے اپنی کتاب "کتاب الشفا" میں حضرت حسن بصری کا جو ایمان افروز عمل بیان کیا ہے اس کو صمیم قلب سے جاگزیں کرنا ہو گا" کہ حضرت حسن بصری جب کھجور والے درخت والی حدیث بیان کرتے تھے تو رو رو کر فرماتے تھے " اے اللہ کے بندوں لکڑی تو رسول ﷺ سے اس اشتیاق میں جو رسول ﷺ کے قرب کی وجہ سے حاصل تھا اس کا آرزو مند ہوا اور تم اس سے زیادہ حق رکھتے ہو کہ آپ ﷺ کے بقا کا شوق کرو"۔

اللہ رب العزت مجھے، آپ اور ہم سب کو جناب رسالت مآب ﷺ کی سچی محبت و اطاعت تا دم آخر نصیب فرمائیں (آمین)۔

Bibliography

1. Al-Qur'an
2. Abu al-Ḥasan Nūr al-Dīn ʿAlī ibn Abī Bakr ibn Sulaymān Haithamī (d: 807 H), Majma al-Zawā'id wa Manba al-Fawā'id, Qāhira: Maktabat al-Qudsi, 1414 H, 1994 CE, 8:293, Number: 14084.
3. Abu al-Ḥussan Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī al-Nīsābūrī, Ṣaḥīḥ Muslim (206 - 261 H), Qāhira: Maktba'at 'Isa al-Babī al-Halabī wa Shurakahu, Beirut: Dar Ihya al-Turath al-Arabi, 1374 H - 1955 CE.
4. Abu al-Faḍl al-Qāḍī ʿIyād ibn Mūsā al-Yahṣūbī (544 H), Al-Shifā bi Ta'rif Ḥuqūq al-Mustafā, Beirut: Dar al-Fikr, 1409 H - 1988 CE.
5. Abu Ḥātim Muḥammad ibn Ḥabān ibn Aḥmad, Ṣaḥīḥ Ibn Ḥibbān, Al-Musnad al-Ṣaḥīḥ ʿalā al-Taqāsīm wal-Anwa' Beirut: Dar Ibn Hazm (270.354 H).
6. Abu ʿAbdullah Muḥammad ibn Ismāʿīl al-Bukhārī al-Jaʿfī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Beirut: Dar Ibn Kathir, Fifth Edition, 1414 H - 1993 CE.
7. Abu ʿAbdullah Muḥammad ibn ʿAbdullah al-Ḥākim al-Nīsābūrī, Al-Mustadrak ʿalā al-Ṣaḥīḥayn fī al-Ḥadīth, Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyya, First Edition, 1411 – 1990 CE.
8. Abu ʿAbdullah Muḥammad ibn Yazīd al-Qazwīnī Ibn Mājah, Al-Sunan Ibn Mājah, Kitāb al-Adab, Maktabat Abi al-Ma'ati. Abu Bakr bin Ḥusayn al-Bayhaqī, Kitāb Dala'il al-Nubuwwah, Beirut, Lebanon: Dar al-Kutub al-Ilmiyya,
9. Abu Muḥammad al-Ḥusayn ibn Mas'ūd al-Baghawī (d: 516 H),Tafsīr al-Baghawī Ma'alim al-Tanzīl, Riyadh: Dar al-Tayyibah.

10. Abū'l-Faḍl Muḥammad ibn Ḥusayn Bayhaqī (d: 458 H), Dala'il al-Nubuwa wa Ma'rifat Aḥwāl Ṣāḥib al-Sharī'ah, Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyya, First Edition, 1408 H - 1988 CE.
11. Aḥmad ibn Ḥanbal (164 - 241 H), Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal, Hadīth Yā'la ibn Murah al-Thaqafī ʿan al-Nabī ﷺ, Egypt: Mu'assasat al-Risālah, First Edition, 1421 H - 2001 CE.
12. Sayyid ʿAlī ibn Uthman, Hajweri, Kashf al-Maḥjūb, Translation: Fadl al-Din Gohar, Lahore: Zia al-Quran Publications, 1992 CE.
13. ʿAbd al-Raḥmān ibn Abī Bakr, Jalāl al-Dīn al-Suyūṭī (d: 911 H), Al-Khāṣā'is al-Kubrā, Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyya, Without Year.
14. Dr. Muḥammad Iqbal, Bāng-i-Darā (Lahore: Al-Faisal Publishers, Part Three).
15. ʿAlā al-Dīn ʿAlī ibn Ḥusam al-Dīn Ibn Qāḍī Khān, Muṭṭaqī, Hindī (d: 975 H), Kunz al-'Amal fī Sunan al-Aqwāl wal-Af'al, Egypt: Mu'assasat al-Risālah, Fifth Edition, 1401 H/1981 CE.
16. ʿAlī ibn (Sultan) Muḥammad, Abu al-Ḥasan Nūr al-Dīn al-Mullā al-Ḥarawī al-Qārī (d: 1014 H), Murqat al-Mafātih Sharḥ Mishkāt al-Masābīḥ, Beirut, Lebanon: Dar al-Fikr, First Edition, 1422 H - 2002 CE.
17. Muḥammad ibn 'Isa ibn Surah ibn Mūsā ibn al-Dhahak al-Tirmidhi (d: 279 H), Sunan al-Tirmidhi, Egypt: Shirkat Maktaba wa Matba'a Mustafa al-Babī al-Halabī, Second Edition, 1395 H - 1975 CE.
18. Abu Ḥātim Muḥammad ibn Ḥabān ibn Aḥmad, Ṣaḥīḥ Ibn Ḥibbān, Al-Musnad al-Ṣaḥīḥ ʿalā al-Taqāsīm wal-Anwa' Beirut: Dar Ibn Hazm.

19. Abu ʿAbdullah Muḥammad ibn Ismāʿīl al-Bukhārī al-Jaʿfī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Beirut: Dar Ibn Kathir, Fifth Edition, 1414 H - 1993 CE.
20. Abu ʿAbdullah Muḥammad ibn ʿAbdullah al-Ḥākim al-Nīsābūrī, Al-Mustadrak ʿalā al-Ṣaḥīḥayn fī al-Ḥadīth, Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyya, First Edition, 1411 – 1990 CE.
21. Abu ʿAbdullah Muḥammad ibn Yazīd al-Qazwīnī Ibn Mājah, Al-Sunan Ibn Mājah, Kitāb al-Adab, Maktabat Abi al-Ma'ati. Abu Bakr bin Ḥusayn al-Bayhaqī, Kitāb Dala'il al-Nubuwwah, Beirut, Lebanon: Dar al-Kutub al-Ilmiyya.
22. Sayyid ʿAlī ibn Uthman, Hajweri, Kashf al-Maḥjūb, Translation: Fadl al-Din Gohar, Lahore: Zia al-Quran Publications, 1992 CE.